فقہ القرآن

احکام شرع میں قمری تقویم کا اعتبار

بسم الله الرحمن الرحیم

ان عدۃ الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم..............الخ

☆☆☆☆

سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ جل وعلا کی تخلیق ہے، کسی کو اس میں کمی بیشی یا ردوبدل کا اختیار نہیں، جو ان میں کمی بیشی یا ردوبدل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کا مجرم اور مشرک ٹھہرے گا۔

ہر ماہ کی ابتداء رویت ہلال سے ہوتی ہے، چاند خود دیکھا جائے یا اس کی رویت، شرعی قواعد واصولوں کے مطابق جب بھی ہو جائے مہینہ شروع ہو جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ ہی گزشتہ مہینہ ختم ہو جاتا ہے، اسے قمری مہینہ کہتے ہیں۔ بارہ قمری مہینوں کا ایک قمری سال ہوتا ہے۔ یہی تقویم ابتدائے آفرینش سے ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب وپسندیدہ ہے، اسی پر عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

قمری مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے، نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ ہوتا ہے، ایک سال میں کوئی مہینہ انتیس دن کا ہو تو اگلے سال وہی مہینہ تیس دن کا ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے معاملات اور عبادات قمری تقویم سے متعین کریں۔

اسلام میں ہجری سال اور قمری تقویم کو رواج سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیا انہوں نے ہجرت کو بنیاد بنا کر سال کا تعین کیا تب سے مسلمانوں میں قمری تقویم رائج ہے۔

(احکام القرآن جلد چہارم، از علامہ محمد جلال الدین قادری)

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆